82161 ـ عقیقہ کی نیت ذبح کردہ میں قربانی کا داخل ہونا اور اس کے برعکس

سوال

کیا عید الاضحی میں عقیقہ اور قربانی کی اکٹھی نیت کفائت کر جائیگی ؟

اور کیا عقیقہ صحیح ہو گا یا نہیں، اقرب الی السنۃ عمل بیان کر کے تعاون فرمائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس مسئلہ میں فقہاء کرام کے دو قول ہیں:

پہلا قول:

قربانی عقیقہ سے بھی کفائت کر جاتی ہے، حسن بصری، اور محمد بن سیرین اور قتادہ اور احناف کا قول یہی ہے، اور امام احمد سے بھی ایك روایت.

انہوں نے اس مسئلہ کو جمعہ اور عید اکٹھی ہو جانے جیسا ہی شمار کیا ہے، کہ اس میں ایك کی نماز ادا کرنا دوسرے سے کفائت کر جاتا ہے، کہ دونوں ہی خطبہ اور دو رکعتوں میں مشترك ہیں، تو دونوں میں ایك کو کر لیا جائے تو کفائت کر جاتا ہے، تو یہاں بھی اسی طرح ہے، کیونکہ ذبح ایك ہی ہے.

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

جس طرح اگر کوئی شخص دو رکعت نماز ادا کرے اور اس میں تحیۃ المسجد اور سنتوں کی نیت کر لے تو ٹھیك ہے.

دوسرا قول:

قربانی عقیقہ سے کفائت نہیں کریگی، مالکیہ، اور شافعیہ کا قول اور امام احمد سے دوسری روایت ہے.

ان کا کہنا ہے کہ قربانی اور عقیقہ دو ذبح ہیں اور ان کے اسباب بھی مختلف ہیں، اس لیے ایك دوسرے سے کفائت نہیں کریگا، جس طرح اگر کسی پر حج تمتع اور فدیہ کا ذبح کرنا جمع ہو جائے تو ایك ذبح کرنا کفائت نہیں کریگا.

اور ان كا يہ بھی كہنا ہے:

قربانی اور عقيقہ ہر ايك ميں خون بہانا مقصود ہے؛ كيونكہ يہ دونوں شعار ايسے ہيں جن كا مقصد خون بہانا ہے، اس ليے ايك دوسرے كے قائم مقام نہيں ہو سكتا، اور كفائت نہيں كر سكتا.

ابن حجر مكی شافعی رحمہ اللہ سے دريافت كيا گيا:

قربانی كے ايام ميں قربانی اور عقيقہ كی نيت سے ايك ہی جانور ذبح كرنے سے كيا دونوں مقصد حاصل ہو جائينگے ؟

تو ان كا جواب تھا:

" جس پر اصحاب كی كلام دلالت كرتی ہے اور اس پر ہم برسوں سے چل رہے ہيں وہ يہ ہے كہ اس ميں تداخل - يعنی ايك دوسرے ميں داخل - نہيں ہے؛ كيونكہ ہر ايك عقيقہ اور قربانی كا مقصد لذاتہ سنت ہے، اور ہر ايك كا عليحدہ سبب ہے جو دوسرے كے سبب سے مختلف ہے، اور اس كا مقصد دوسرے كے مقصد كے علاوہ ہے، كيونكہ قربانی اپنے نفس كا فديہ ہے، اور عقيقہ بچے كی جانب سے فديہ ہے، كہ اس سے اس كی پرورش اور صلاح اور اس كی نيكی و شفاعت كی اميد ہے، اور تداخل كے قول ہر ايك كا مقصد فوت اور باطل ہو جاتا ہے.

چنانچہ يہ قول ممكن نہيں، كہ يہ قول اس قول جيسا ہی ہے كہ عيد اور جمعہ كے غسل جيسا ہی ہے، اور ظہر اور عصر كی سنت كے قول جيسا، اور رہا تحيۃ المسجد وغيرہ تو يہ فی ذاتہ مقصود نہيں، بلكہ يہ تو مسجد كی حرمت كی عدم ہتك كی وجہ سے ہے، اور يہ چيز دوسری نماز كی ادائيگی سے حاصل ہو جاتا ہے، اور اسی طرح سوموار وغيرہ كا روزہ؛ كيونكہ اس كا مقصد اس دن مخصوص روزہ جيسی عبادت سے احياء ہے، اور يہ اس دن ميں كسی بھی روزہ ركھنے سے حاصل ہو جاتا ہے.

ليكن عقيقہ اور قربانی اس طرح نہيں، جس طرح اس سے ظاہر ہوتا ہے جو ميں نے مقرر كيا ہے، اور يہ واضح ہے ..... " انتہی.

ديكھيں: الفتاوی الفقهية (4 / 256).

ظاہر يہی ہوتا ہے - واللہ تعالی اعلم - كہ عقيقہ اور قربانی كی نيت سے ايك جانور ذبح كرنا كفائت كر جائيگا، فضيلۃ الشيخ محمد بن ابراہيم رحمہ اللہ نے بھی يہی قول اختيار كيا ہے، اور ان كا يہ قول اور جواز كے دوسرے اقوال ہم سوال نمبر (106630) ميں بيان كر چكے ہيں.

واللہ اعلم .